40695 ـ كئي برس سےماہواري كےچھوڑے ہوئےروزوں كي قضاء نہيں كي

سوال

پچاس سالہ عورت نے جہالت كي بنا پر ماہواري ميں ترك كيے ہوئے روزوں كي قضاء نہيں كي اسے علم نہيں تھا كہ ان كي قضاء كرني واجب ہے اب اسے علم ہوا كہ قضاء واجب تھي اسے كيا كرنا چاہيے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اس عورت پر ان ايام كي قضاء ہے اور احتياط اسي ميں ہے كہ وہ ہردن كے بدلےايك مسكين كوكھانا بھي كھلائے.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالي سےمندرجہ ذيل سوال كيا گيا:

ميري بہن نے كئي برس سے ماہواري كي بنا پر ترك كيے ہوئے روزے نہيں ركھے كيونكہ وہ قضاء كےحكم سے جاہل تھي خاص كربعض عام لوگوں نے اسےكہاتھا كہ اس كےذمہ روزہ چھوڑنے كي قضاء نہيں، اب اسے كيا كرنا ہوگا؟

شيخ رحمہ اللہ تعالي كا جواب تھا:

اسے اللہ تعالي سے توبہ واستغفار كرني چاہيے، اور اس كےذمہ ہے كہ وہ ان ايام كے روزے ركھے جواس نے ماہواري كي حالت ميں چھوڑے تھے، اور ہر دن كےبدلے ايك مسكين كوكھانا بھي كھلائےجيسا كہ صحابہ كرام كي ايك جماعت كا فتوي ہے جوايك صاع جس كي مقدار ڈيڑھ كلو بنتي ہے ، كسي جاہل عورت كے كہنےسے كہ اس كےذمہ كچھ نہيں يہ ساقط نہيں ہوگا.

عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا بيان كرتي ہيں كہ: (ہميں روزوں كي قضاء كا حكم تھااور نمازوں كي قضاء كا حكم نہيں تھا) متفق عليہ .

لھذا اگر دوسرے رمضان كےآنےتك اس نےپہلے رمضان كےروزوں كي قضاء نہ كي تو گنہگار ہوگي، اور اس پر قضاء كےساتھ ساتھ توبہ واستغفار اوراگر وہ قدرت ركھتي ہے تو ہر دن كےبدلے ايك مسكين كوكھانا بھي كھلانا ہوگا، ليكن اگر فقيرہے كھانا كھلانے كي طاقت نہيں ركھتي تو توبہ واستغفار كےساتھ روزوں كي قضاء ہي كافي ہے اور كھانا كھلانا ساقط ہوجائےگا، اور اگر اسے ان ايام كي گنتي ہي معلوم نہيں تو وہ ظن غالب پر عمل كرے، اوران ايام

کےروزے رکھے جن کا اسے گمان ہے کہ اس نے رمضان میں روزے نہیں رکھے تھےاس کےلیےیہی کافي ہے کیونکہ اللہ تعالي کا فرمان ہے:

حسب استطاعت اللہ تعالي کا تقوي وڈر اختیار کرو اھ

دیکھیں: فتاوي ابن باز (15 / 184)

مستقل فتوي کمیٹي (اللجنۃ الدائمۃ) سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

ایك ساٹھ سالہ عورت کئي برس تك حیض کےاحکام سے جاہل تھي، اور عام لوگوں سے سن رکھا تھا کہ روزوں کي قضاء نہیں اس گمان کي بنا پر اس نے روزوں کي قضاء نہیں کي اس کا حکم کیا ہے؟

کمیٹي کاجواب تھا:

اسے اللہ تعالي کي جانب رجوع کرتے ہوئے توبہ واستغفار کرني چاہیے کہ اس نے اہل علم سے یہ مسئلہ نہیں پوچھا، اس کےساتھ ساتھ اس پران ایام کي قضاء بھي ہے جواس نےماہواي کي بنا پر روزےنہیں رکھے وہ ظن غالب کے اعتبار سے ان ایام کي قضاء میں روزے رکھے اوراگر اس میں استطاعت ہو تو ہر دن کےبدلے میں ایك مسکین کو کھانا بھي دے جو کہ نصف صاع گندم یا کھجوریا چاول وغیرہ جو اس کےملك میں کھایا جاتا ہے ، لیکن اگرکھان دینے کي استطاعت نہیں رکھتي تویہ اس سےساقط ہوجائےگا اور صرف روزوں کي قضاء ہي کافي ہوجائےگي . اھ

دیکھیں: فتاوي الجنۃ الدائمہ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 151)

کھانا دینے کےاحکام دیکھنےکےلیے آپ سوال نمبر (26865) کےجواب کا مطالعہ کریں .

واللہ اعلم .